

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالتَّابِعِينَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ، عَلَى أَنَّ النِّفْسَاءَ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَلِكَ، فَإِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، فَإِذَا رَأَتْ الدَّمَ بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ، فَإِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا: لَا تَدْعُ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ، وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ، وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ. ”نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام، تابعین

عظام اور بعد کے اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورت چالیس دن تک نماز نہیں پڑھے گی، ہاں اگر وہ اس سے پہلے پاک ہو جائے تو غسل کر کے نماز شروع کر دے گی۔ اگر وہ چالیس دن کے بعد بھی خون دیکھے تو اکثر اہل علم کے نزدیک وہ نماز پڑھتی رہے گی۔ اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔ یہی بات امام سفیان ثوری، امام عبد اللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم نے کہی ہے۔“

(سنن الترمذی، تحت الحدیث: 139)

اس بارے میں ساری کی ساری احادیث ”ضعیف“ ہیں۔ اجماع امت نے ان سے مستغنی کر دیا ہے۔

**سوال ۱۵:** حمل ساقط ہونے کے بعد عورت کو جو خون آتا ہے، کیا وہ نفاس کا ہوگا؟

**جواب:** اسقاطِ حمل (Miscarriage) کی صورت میں دیکھنا ہوگا کہ حمل واضح ہے یا نہیں۔ اگر وہ واضح ہے تو خون نفاس کا ہی ہوگا۔ حمل نوے دن میں واضح ہو جاتا ہے۔ اگر حمل واضح نہیں تو وہ خون نفاس کا نہیں۔